بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النور

جماعتِ احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج :- شیخ مبارک احمد

ایڈیٹر : عبدالرشید یحییٰ

شہادت ۱۳۶۶ہش / اپریل ۱۹۸۷ء

یہ رمضان ہمیں سنبھالنے اور پناہ دینے کیلئے عین وقت پر آیا ہے،

بہت دُعائیں کریں اور خاص طور پر اپنے ربّ سے اُس کی محبّت مانگیں!

اگر یہ ہو جائے تو ہم نے گویا اپنی زندگی کا مقصد پالیا۔ جس کو خدا مل جائے اس کو پھر اور کیا چاہیئے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۸۳ء

"یہ رمضان المبارک بہت برکتوں والا مہینہ ہے۔ بہت بروقت آیا ہے۔ ایک طرف مخالف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیاری آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ جس کی زندگی میں یہ مہینہ داخل ہو جائے گا اللہ کی رحمت کے دروازے اُس پر کھولتا چلا جائے گا۔ پس اِس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کرلیں خود اِس مہینہ میں داخل ہو جائیں کیونکہ اِس سے بہتر امن کی اور کوئی جگہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں — نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC, 20008 [Ph: (202) 232-3737]
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO. 143

-19684

یہی وہ مضمون ہے کہ عدو جب شور و فغاں میں بڑھ گیا تو ہمیں اپنے پیارے ربّ کے حضور پناہ ملی اور جس طرح بچہ خوفزدہ ہو کر ماں کی گود میں گھستا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ماں اس کو چاروں طرف سے لپیٹ لیتی ہے اور کوئی وار ایسا نہیں ہو سکتا جو ماں پر پڑے بغیر بچہ پر پڑ جائے ویسا ہی نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں: ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں "

ہم تو اپنے یارِ نہاں میں چھپ بیٹھے ہیں۔ اے لوگو! اب کس پر وار کرو گے .... جس کو خدا کی پناہ حاصل ہو اس کے لئے خوف کا کون سا مقام ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ ہر دنیاوی خوف سے آپ آزاد ہو جائیں گے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے ہر مشکل کا علاج اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشقِ الٰہی کی آگ ہے اور عشقِ الٰہی کی یہ آگ رمضان میں خوب بھڑکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس مہینہ کا رمضان نام ہی اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی تپش پائی جاتی ہے۔ اللہ کی محبت جولانی دکھاتی ہے۔ ایک خاص گرمی کی لپٹیں اس سے آتی ہیں اس لئے یہ بہت ہی مبارک مہینہ ہے۔ ہمیں سنبھالنے اور پناہ دینے کے لئے عین وقت پر آیا ہے۔ اس لئے بہت دعائیں کریں اور خاص طور پر اپنے ربّ سے اس کی محبت مانگیں۔ اللہ کی رضا تلاش کریں۔ اس سے التجا کریں کہ اے خدا! ہم تیری رضا پر راضی ہیں جو بھی تیری رضا ہے ہمارے لئے ٹھیک ہے۔ لیکن ہم بہر حال تیری پناہ میں آتے ہیں۔ ہمیں لپیٹ لے۔ ہمیں چھپا لے۔ ہماری کمزوریوں سے پردہ پوشی فرما۔ ہماری غفلتوں کو دور فرما دے اور ہماری پناہ بن جا۔ ہمارے لئے قلعہ بن جا جن کے چاروں طرف تو ہی تو ہو اور دشمن ہم تک نہ پہنچ سکے جب تک تجھ پر حملہ آور ہو کر نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر یہ ہو جائے تو ہم نے گویا اپنی زندگی کا مقصد پا لیا جس کو خدا مل جائے اس کو پھر اور کیا چاہیئے؟"

(الفضل ۲۶ جون ۱۹۸۳ء صـ۳-۴)

بقیہ صفحہ ۳ - کا روزہ کھلوا دیا تھا۔ اس تعامل سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رکھنے کے بعد سفر پیش آجائے تو ایسی صورت میں روزہ کھول دینا چاہیئے۔ مرکز میں پہنچنے کے بعد دوسرے دن اگر کوئی چاہے تو روزہ رکھ سکتا ہے۔

۱۵- بچوں کو روزہ نہیں رکھنے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ذہنی اور جسمانی ارتقاء پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ہاں جب بچے کافی بڑے ہو جائیں تو بلوغت سے قبل معتدل موسم میں ایک دو روزے رکھنے میں مضائقہ نہیں۔

۱۶- روزوں کی دوسری قسم وہ ہے جو نفلی کہلاتے ہیں۔ مثلاً ماہ شوال کے شروع میں چھ، ہر ماہ چاند کی تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کو، پیر اور جمعرات کے دن۔ سوائے حج کے دن مہینہ ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو، اسی طرح عاشورہ کا روزہ بھی مسنون ہے۔

۱۷- رمضان کے ایام میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھی جاتی ہیں اس سلسلہ میں ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ رمضان میں تراویح آٹھ رکعت باجماعت مسجد میں پڑھنی چاہیئے یا گھر پچھلی رات کو اٹھ کر اکیلے گھر میں پڑھنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ "نماز تراویح کوئی جدا نماز نہیں۔ در اصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اوّل وقت میں پڑھنے کا نام تراویح ہے اور یہ ہر دو صورتیں جائز ہیں جو سوال میں بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر دو طرح پڑھی ہے لیکن اکثر عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا کہ آپ پچھلی رات کو گھر میں اکیلے یہ نماز پڑھتے تھے"

(ملفوظات جلد دہم صـ۱)

۱۸- روزہ کی حالت میں مسواک کرنا۔ تر کپڑا اوڑھ لینا۔ بدن کو تیل لگانا، خوشبو سونگھنا یا لگانا، تھوک نگلنا جائز ہے۔

(از نصاب بنیادی معلومات)

روزہ کے مسائل

۱- ماہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر بالغ اور صحت مند مرد و عورت پر فرض کئے گئے ہیں۔ ایک دن کا روزہ بھی عمداً بلا کسی شرعی عذر کے ترک کرنا بڑا گناہ ہے جس کی تلافی عمر بھر روزے رکھ کر بھی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ندامت کا احساس اور توبہ و استغفار نہ ہو۔

۲- جو شخص مسافر ہو یا بیمار ہو اس کے لئے رخصت ہے وہ دوسرے دنوں میں روزے پورے کرے جو دائم المریض ہو یا بہت بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہو اس پر روزہ فرض نہیں وہ بطور فدیہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے۔

۳- جو عورت حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو اس پر روزہ نہیں۔ وہ بطور فدیہ ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلائے۔

۴- بھولے سے اگر کوئی چیز کھا لی جائے یا پی لی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر عمداً بلا شرعی عذر مثلاً بیماری یا سفر روزہ توڑ دیا جائے تو ایسے شخص کا کفارہ یہ ہے کہ وہ ساٹھ دن مسلسل روزے رکھے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۵- روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

۶- اگر کسی شخص کو سحری کے وقت کھانا کھانے کا موقعہ نہیں ملا تو وہ اس عذر کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا۔ سحری کا کھانا روزہ کے لئے شرط نہیں ہے۔

۷- مرض اور سفر کی حد شریعت نے مقرر نہیں کی اس کا انحصار ہر شخص کی حالت پر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعامل سے سفر کی حد گیارہ میل معلوم ہوتی ہے اور مرض کی حد یہ ہے کہ جس سے سارے بدن میں تکلیف ہو۔ یا کسی ایسے عضو میں تکلیف ہو جس سے سارا جسم بے قرار ہو جائے جیسے بخار یا آنکھ کا درد ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ روزہ دار کی آنکھ میں تکلیف ہو تو دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں فرمایا "یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔"

۸- جو شخص سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے وہ بھی خدا کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

۹- جو شخص صحت کی حالت میں ہے لیکن اسے خوف ہے کہ اگر میں روزہ رکھوں گا تو بیمار ہو جاؤں گا تو ایسا خوف محض نفس کا دھوکا ہے اور ہرگز شرعی عذر نہیں۔ ہاں اگر طبیب کہتا ہے کہ روزہ نہ رکھو تو وہ بیمار کے حکم میں ہے۔

۱۰- جس شخص کا سفر ملازمت کے فرائض میں داخل ہے یا روزی کمانے کے لئے ہے جیسے ریلوے کے ملازم یا گاڑی کے ڈرائیور یا پھیری والے ان سب کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ ان کا سفر سفر نہیں بلکہ معمول کی حالت ہے۔

۱۱- جو لوگ مزدور پیشہ یا زمیندار پیشہ ہیں اور رمضان میں انہیں ایسی مشقت کا کام پڑ جائے کہ اگر چھوڑیں تو ۶ ماہ کی فصل ضائع ہو جائے اور اگر کام کریں تو روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ مجبور کے حکم میں ہیں۔ مزدور پیشہ کو چاہیئے کہ وہ باقی سال کے گیارہ مہینے اس قدر محنت کرے کہ رمضان میں آرام کر سکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے کاشت کاروں اور مزدوروں کے بارے میں جن کا گذارہ مزدوری پر ہے اور روزہ ان سے نہیں رکھا جاتا فرمایا۔

"انما الاعمال بالنیات - یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۹۴)

۱۲- حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ روزہ دار آنکھ میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا: "مکروہ ہے۔ اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے رات سرمہ لگا سکتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳)

۱۳- رمضان کی ابتدا چاند دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کریں اور پھر روزے شروع کریں۔ چاند کے دیکھے جانے کے بارے میں اگر یقینی اطلاع دوسری جگہ سے مل جائے تو اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے اسی طرح چاند دیکھ کر ہی رمضان کا اختتام ہوتا ہے۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو رمضان کے تیس دن پورے کرے۔ سوائے اس کے کہ دوسری جگہ سے یقینی اطلاع موصول ہو جائے۔

۱۴- قادیان اور ربوہ ہر احمدی کے لئے وطن ثانی کا حکم رکھتا ہے لیکن وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہی ہے۔ اس لئے سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ دار

باقی بر صفحہ ۲

کلمہ طیبہ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے یا تمام انسانوں کا حق ہے؟

مؤقر روزنامہ "امن" (کراچی) کے کالم نگار جمعہ خاں اپنے کالم بعنوان "تمہاری بات نہیں بات ہے زمانے کی" (مؤرخہ ۸ رفروری ۱۹۸۷ء میں تحریر فرماتے ہیں :

"— بعض علاقوں سے یہ انتہائی افسوسناک خبریں آئی ہیں کہ وہاں کچھ لوگوں نے جو جماعت اسلامی کے مخالفین تھے۔ اس جماعت کے پرچم اکھاڑ پھینکے اُن کی بے حرمتی کی اور اُن کو جلا دیا — جماعت اسلامی کے کئی راہنماؤں نے ان واقعات پر احتجاج کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ جن افراد نے یہ حرکت کی ہے۔ انہوں نے اللہ کے غضب کو دعوت دی ہے۔ اس لیے کہ

جماعت اسلامی کے جو پرچم جلائے گئے یا پھاڑے گئے اُن پر "کلمہ طیبہ" بھی لکھا ہوا تھا۔ لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ غصے اور جنون کی کیفیت میں کچھ لوگوں نے

— جب بھائی کو بھائی سے لڑا دیا۔

— ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو زندہ جلا ڈالا

— مسجد تک کو آگ لگا دی گئی۔ اور

— اس میں رکھے ہوئے قرآن مجید بھی شہید ہو گئے۔

تو یہ توقع کس طرح کی جائے کہ کچھ لوگ غصے کی حالت میں "جماعت اسلامی" کا پرچم جلاتے وقت یہ سوچنے کی زحمت گوارا کریں گے۔ کہ اس پرچم پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے جس کی بے حرمتی نہیں ہونی چاہیے کلمہ طیبہ کا احترام ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔ لیکن پاکستان میں اس مسئلہ پر بہت نازک صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے۔ مختلف شہروں سے یہ خبریں آتی رہی ہیں کہ

وہاں کچھ لوگ گرفتار کئے گئے جنہوں نے اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا رکھا تھا۔

اُن کو اس وجہ سے پکڑا گیا کہ وہ احمدی (قادیانی یا لاہوری گروپ) سے وابستہ تھے جنہیں آئین کے تحت "غیر مسلم" قرار دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس گروپ کی عبادت گاہوں کے دروازوں پر کندہ "کلمہ طیبہ" مٹانے کا حکم جاری کیا گیا جب اس کو مٹانے ..... سے انکار کیا گیا۔ تو پولیس کی نگرانی میں زبردستی یہ کلمہ مٹوایا گیا۔ ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ جب کوئی مسلمان اس گروپ کی عبادت گاہ کے دروازے سے کلمہ مٹانے یا کھرچنے پر تیار نہ ہوا تو خاکروب کو طلب کیا گیا۔ جن کا تعلق عیسائی مذہب سے تھا۔ انہوں نے بھی انکار کیا۔ تو جیل سے ایسے قیدی بلوائے گئے۔ جو طویل قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ — کلمہ طیبہ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے یا تمام انسانوں کا حق ہے؟ کیا ہم کسی ہندو، سکھ، عیسائی یا یہودی کو "کلمہ طیبہ" پڑھنے پر سزا دینے کا اختیار رکھتے ہیں۔؟

— کیا انہیں اپنے گھر میں، دکان میں، یا دفتر میں "کلمہ طیبہ" کا طغریٰ آویزاں کرنے سے منع کر سکتے ہیں۔؟

— اگر کوئی غیر مسلم قرآن مجید پڑھتا ہو یا نماز ادا کرے تو کیا ہم اس کو ایسا کرنے سے منع کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہیں کہ جب تک تم شریعت کے تمام تقاضے پورے کر کے مسلمان نہیں ہو گے اس وقت تک تمہیں قرآن مجید پڑھنے یا نماز ادا کرنے کا حق نہیں؟

— کیا ہم یہ شرط رکھیں کہ اگر کوئی غیر مسلم "کلمہ طیبہ" سے عقیدت رکھتا ہو تو کلمہ طیبہ کے استعمال کے وقت خود کو واضح طور سے "غیر مسلم" بھی ظاہر کرے۔

ایک غیر ملکی جریدے نے کچھ عرصہ قبل حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی خیالی تصاویر شائع کی تھیں۔ تمام دنیا کے مسلمان خاموش تماشائی بنے رہے۔ صرف پشاور میں دینی مکتبوں کے طلبہ نے ان تصاویر کی وہاں کے ایک انگریزی اخبار میں دوبارہ اشاعت پر احتجاج کیا اور اُس کے دفتر کو تباہ کر دیا — اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مسلموں اور غیر مسلم ملکوں میں اگر مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی حرکت کی جائے تو ہم اپنے احتجاج کو زبانی جمع خرچ تک محدود رکھیں۔ یا خاموش رہیں۔ لیکن اگر پاکستان میں ایسی ہی کوئی بات ہو تو اسلامی تعلیمات کا بھی لحاظ نہ رکھیں اور قانون کو بھی اپنے ہاتھ میں لے لیں۔

اگر جماعت اسلامی کا ایسا پرچم جلے جس میں "کلمہ طیبہ" درج ہو تو ہم یہ کہیں کہ اس پرچم کو جلانے والوں پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔

لیکن ہم خود اپنے ہاتھوں سے کلمہ طیبہ کھرچیں یا مٹائیں تو اُسے "جہاد فی سبیل اللہ" کا درجہ دے کر دل میں یہ سمجھ لیں کہ اب ہمیں جنت میں محل مل جائے گا۔

اگر ہمارے نزدیک کوئی شخص غیر مسلم ہے۔ — مگر کلمہ طیبہ سے عشق رکھتا ہے۔ تو ہمارے علمائے دین کی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ تبلیغ کے ذریعہ اُس کو اچھا مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔ دین کے معاملہ میں جبر سے ہرگز کام نہیں لینا اور نیت کا حال اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

ایک افسوسناک خبر:- جھنگ ۲۸ مارچ بروز ہفتہ تقریباً اڑھائی بجے دوپہر، جھنگ شہر میں ایک احمدیہ مسجد پر دو اڑھائی صد افراد پر مشتمل جلوس نے حملہ کیا۔ مسجد کے اندر چند احمدی موجود تھے جن کو زدوکوب کیا گیا۔ جلوس نے مسجد سے کلمہ مٹایا۔ ایک دیوار توڑی اور عمارت پر تیل پھینک کر آگ لگا دی گئی جس سے کھڑکیاں اور دروازے جل گئے مگر عمارت محفوظ رہی۔ A.C. اور پولیس ڈیڑھ دو گھنٹے بعد جائے واردات پر پہنچی۔

الحمد للہ کہ مسجد پر احمدیوں کا قبضہ ہے اور وہ باقاعدہ نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حکام کو اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ ٹیلیگرام دی گئی ہے۔

۲۸ مارچ کو ہی جھنگ میں دوسری احمدیہ مسجد جو بھکر روڈ پر واقعہ ہے، سے بھی کلمہ طیبہ مٹایا گیا۔ اسی طرح ایک اور احمدی کی دوکان سے بھی کلمہ طیبہ مٹایا گیا۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی
اور
AIDS

ان دنوں دنیا میں ایڈز کی بیماری کا بہت چرچا ہے اور اس مہلک بیماری کی وجہ ماہرین طب اور مغربی دنیا میں بالخصوص ایک بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے اور ماہرین طب اسے ایک قسم کی طاعون بھی قرار دے رہے ہیں —— چنانچہ طبی ماہرین کی آراء اور عالمی اخبارات وجرائد کی رپورٹوں کی روشنی میں مرتبہ ایک فیچر رپورٹ جو اخبار روزنامہ جنگ کراچی جمعہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے ایڈیشن میں شائع ہوئی، میں مضمون نگار لکھتے ہیں

"بعض ماہرین AIDS کو اس صدی کا نیا طاعون قرار دے رہے ہیں جو امریکہ سے نکل کر دیگر ممالک میں بھی آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بیماری دنیا میں دن بدن پھیلنے والی کھلی کھلی فحشاء اور جنسی بے راہ روی کا نتیجہ ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سزا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی خبردار فرمایا تھا کہ :-

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا ، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا

سنن ابن ماجہ ۔ کتاب الفتن ۔ باب العقوبات

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ خبر دی تھی کہ

"یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت سخت ہوگی"

تذکرہ صـ ۸۰۵

پس ایڈز کی یہ بیماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی صداقت کا ایک نشان ہے اللہ تعالیٰ ان قوموں کی حالت پر رحم فرمائے اور انہیں فحشاء سے بچ کر نیکی اور تقویٰ اور امن و سلامتی کی راہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

مرتبہ نصیر احمد قمر ۔ لندن

بفضل اللہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک ۲۹ اپریل کو شروع ہونے کی توقع ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ کو سب کیلئے بہت زیادہ بابرکت بنائے اور کماحقہٗ اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ

غیر معمولی دعا مانگیں اور یہ ارادہ لے کر اُٹھیں کہ ہم نے یہ انقلاب لاکے دکھانا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۸۷ء)

حضور نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد احباب جماعت کو صد سالہ جوبلی کے قریب تر آنے پر اُن کی بڑھتی ہوئی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ سَو سالہ جشن کی تیاری کے لئے بہت زیادہ محنت، توجہ اور انہماک کی ضرورت ہے۔

حضور نے بتایا کہ اِس غرض سے مرکزی کمیٹیوں کے علاوہ ملکی اور علاقائی سطح پر کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں اور ساری دُنیا کی راہنمائی کے لئے بنیادی منصوبہ دیا جا چکا ہے جس کی روشنی میں ہر ملک اپنے مقامی حالات اور وسائل کے لحاظ سے منصوبہ تیار کر کے علاقائی کمیٹیوں کو بھجوائے اور علاقائی کمیٹیاں اس پر نظرِ ثانی کرنے کے بعد مرکزی کمیٹیوں کو بھجوائیں۔

حضور نے فرمایا کہ اِس جشن کے لئے تمام دُنیا میں نئی عمارتوں کی ضرورت کے پیشِ نظر نقشوں کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک عمومی نقشہ سب کو بھیج دیا جائے گا ہر ملک مقامی طور پر اپنے وسائل اور توفیق کے مطابق عمارت تعمیر کرلے اور ان عمارتوں کی تعمیر میں وقارِ عمل کا بہت بڑا دخل ہونا چاہیئے۔

حضور نے احبابِ جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ اپنی خدمات اپنے امیر کے سپرد کریں اور اپنے مکمل کوائف بھیج کر انہیں بتائیں کہ وہ کس رنگ میں اپنی کن صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں اور کس قسم کا اور کتنا وقت دے سکتے ہیں۔ اِس طرح ان صلاحیتوں کی بناء پر کمیٹیاں حقیقی منصوبہ بنا سکیں گی۔

حضور نے دعوت اِلی اللہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں دو پیسے چندہ دینے والوں کو خدا تعالیٰ نے قبول فرمایا اور عملاً وہی دو پیسے ہیں جو حضرت مسیح موعود کو اخلاص اور محبت سے پیش کئے گئے جو برکت پا رہے ہیں وہ آج ہمارے ہاتھوں سے جب وہ نکلتے ہیں تو ہزاروں لاکھوں، بعض دفعہ کروڑوں بن کر نکلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل نے پیمانے مختلف کر دیئے لیکن سرچشمہ وہی ہے، وہی خلوص اور تقویٰ کا سرچشمہ جو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں اور محنتوں کے نتیجہ میں پیدا ہؤا۔ پس اِسی نہج پر اب ہمیں دعوت اِلی اللہ میں بھی چندوں کا رنگ پیدا کر دینا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ بعض ملکوں سے ہزاروں کی بیعتوں کی اطلاع تو آتی رہی ہے لیکن آج تک لاکھوں کی بیعتوں کی خوشخبری نہیں ملی۔ تو دعا یہ کریں اور کوشش کریں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے ہم معیار کے پیمانے بدل دیں اور ملک اب ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں جانچے جانے لگیں اور کثرت سے ایسے ملک پیدا ہوں اور نئے شامل ہوں جہاں سے لاکھوں میں بیعتوں کی اطلاعیں ملنے لگیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہزاروں کو لاکھوں میں بدلنا ہے تو آپ کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ اس کے لئے کتنی زیادہ محنت، توجہ اور افرادی اور انفرادی اور اجتماعی قوّت اور دعاؤں کی ضرورت ہے کیونکہ یہ کام آپ کے بس میں نہیں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی توفیق حاصل نہ ہو۔ دعاؤں کے بغیر اِس قسم کے انقلاب نہیں پیدا ہؤا کرتے اِس لئے غیر معمولی دعا مانگیں اور یہ ارادہ لے کر اُٹھیں کہ یہ ہم نے کر کے دکھانا ہے۔

حضور نے دعا کے مضمون پر خصوصیت سے زور دیا اور اس کے ثمرات کا ذکر فرمایا۔

حضور نے سنتّو ممالک میں دعوت اِلی اللہ کے منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ جن ممالک کے سپرد نئے ممالک تھے اُن میں سے بعض نے بڑی محنت کی ہے اور خدا تعالیٰ نے انہیں قبول فرماتے ہوئے شیریں پھل دیا جو آگے بیج میں تبدیل ہو گیا اور نئے ممالک احمدیت میں شامل ہوئے لیکن بعض ممالک میں ابھی تک غفلت ہے یا کام کا سلیقہ نہیں ہے۔ اِس لئے غفلتوں کو دُور کریں۔ اگر منصوبوں میں کمزوریاں تھیں تو ان کو ٹھیک کریں۔ دعاؤں میں کمی تھی تو دعائیں کریں۔ اپنے گِردوپیش کا جائزہ لیکر از سرِ نَو بلند عزم کے ساتھ کام شروع کر دیں۔

حضور نے جنوبی امریکہ کے ممالک میں دعوتِ اِلی اللہ کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کے لئے تاکید فرمائی۔ حضور نے یہ خوشخبری بھی سُنائی کہ نئے سال میں اللہ تعالیٰ نے برازیل میں مقامی پھل عطا فرمایا اور ایک تعلیمیافتہ خاتون اور بعض نوجوان بھی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اگر دعا اور خلوص اور ہمّت سے کوشش کریں تو بعید نہیں کہ اِس خطّہ کے ہر ملک میں مقامی طور پر پَودا لگا دیں۔

اِس سلسلہ میں حضور نے تحریکِ جدید کو خصوصی توجہ دینے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ جنوبی امریکہ کے ہر ملک میں یہ عزم لے کر آگے بڑھیں کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ دین کے احیائے نَو کا پَودا راسخ کر دینا ہے اور کوشش کرنی ہے کہ مضبوط جماعت مقامی دوستوں کی پیدا ہو جائے۔

حضور نے اِس صد سالہ جشن کے سلسلہ میں انفرادی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اِس موقع پر خاص طور پر دعا کریں کہ اے خدا نئی صدی میں مَیں داخل نہ ہوں جب تک میری کمزوریاں مجھ سے جھڑ نہ چکی ہوں اور نئی خوبیاں مجھ میں پیدا نہ ہو چکی ہوں۔ یہ عزم اور یہ قریب آتی ہوئی منزل آپ کی بہت مدد کرے گی۔ دعاؤں کے ساتھ اپنی انفرادی کمزوریاں بھی دُور کرنے کی کوشش کریں اور اپنے گھر اور اپنے ماحول کی کمزوریاں بھی دُور کرنے کی کوشش کریں اور اپنے ماحول میں خوبیاں پیدا کریں۔ گھروں کو سجانے اور خوشگوار بنانے میں دعاؤں کو استعمال کریں۔ دعاؤں سے خلوصِ نیّت پیدا ہوتا ہے۔

حضور نے ازدواجی اور عائلی زندگیوں کو بہتر بنانے اور باہمی لین دین کے معاملات کو سنوارنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ گندا مال ہر چیز کو گندا کر دیتا ہے اِس لئے اپنے

صد سالہ جوبلی کے لئے جو تحفے جماعت نے خدا کے حضور پیش کرنے ہیں ان کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ صد سالہ جوبلی کے دَوران میرے دِل کی تمنّا یہ ہے کہ بہت سے ایسے ممالک جہاں مقامی طور پر چند خاندان ابھی تک دینِ حق میں داخل ہوئے ہیں وہاں کم سے کم دو خاندانوں کو ہم دینِ حق میں داخل کریں اور جہاں جماعت نافذ ہو چکی ہے وہاں ہم یہ کہہ سکیں کہ ہر سال کے لئے ہم یہ حقیر اور عاجزانہ تحفہ پیش کرتے ہیں کہ ہم نے مقامی طور پر ایک خاندان کو داخل کر لیا ہے۔

حضور نے بتایا کہ بدقسمتی سے یورپ کے بعض ممالک میں دعوتِ اِلی اللہ کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی اور اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے اِس لئے اِس کام کو غیر معمولی اہمیّت دے کر دوبارہ اپنے ہاتھ میں لیں۔ جو داعی اِلی اللہ نہیں بنے وہ فوری طور پر داعی اِلی اللہ بنیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام بنانے کے لئے اپنی ساری طاقتیں صَرف کر دیں اور دِن رات اِس کام کو حرزِ جان بنا لیں کہ ایک خاندان، ایک اَور خاندان خدا کے حضور پیش کرے اور اِس شان کے ساتھ نئی صدی میں داخل ہوں کہ آپ کے ساتھ ذرّیتِ طیّبہ ہو۔ آپ کی روحانی اولاد آپ کے ساتھ ہو۔

حضور نے بتایا کہ یہ کام بہت غیر معمولی اہمیّت رکھتا ہے۔ دشمن بھی اپنی کوششوں کو تیز کرے گا اور ہر جگہ آپ کو ناکام کرنے کی کوشش میں آپ کا تعاقب کرے گا۔ اِس لئے دعاؤں کے ساتھ اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرتے ہوئے اِس ذمّہ داری کو ادا کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کی تقدیر کو بے ثمر نہیں کرے گا۔ دشمن ضرور ناکام و نامراد ہو گا۔ خدا کی ساری تقدیر تمہارے لئے تقدیرِ خیر ہے۔ تم دُنیا میں بھی کامیاب رہو گے اور آخرت میں بھی کامیاب رہو گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

appreciation of the special characteristics of the Holliswood neighborhood and their sense of good fortune to be able to have their mission house here. I feel that Holliswood is fortunate to have these fine people among our neighbors.

Christopher Vickery

Asian Times, London, March 6, 1987.

Ahmadis Call on the Civilized World

A local Ahmadi leader, Khan Mohammad, was arrested by police in Pakistan earlier last month under the much criticized section 298-C of the Pakistan penal code which is also convertly repugnant to the constitution of Pakistan. The said section inhibits Ahmadis to express their loyalty to their basic faith, i.e., the *Kalima Tayyaba.* According to reports, his application has been rejected by the magistrate of the city, Syed Abdul Khaliq Shah, for the fourth time, on the claim that the predominant population of other Muslims of the city feels agitated by the inscription of the *Kalima Tayyaba* and Qu'ranic verses in the local Ahmadiyya mosque, and as such, there is a fear of sectarian agitation on a case of such religious nature. The magistrate has maintained that the restlessness likely to be caused by releasing the accused leader has a great potential to spread all over the country. The bail was turned down "as a matter of rule" notwithstanding absence of any inhibitory clause to this effect.

The elderly and physically indisposed Ahmadi leader had been charged for the fourth time on the complaint by Mullah Allah Wasaya, the head of Tahaffuz-e-Khatme Nabuwar organization of Dera Ghazi Khan. Khan Mohammad Khan has been implicated for the fourth time under similar nature of charges; whilst court decision is pending against him, his three sons—Furquan, Burhan and Tayyab—along with another Ahmadi Hasan Khan.

It is noteworthy that in some earlier cases, Barbaric sentences were issued by the courts to members of the Ahmadiyya community for similar allegation in an effort to appease some religious fanatics. In one such case in Mardan city, a crowd of Mullahs chanted slogans outside the court demanding a still heavier sentence for an Ahmadi tailor—Mohammad Idrees, who was then given ten years rigorous imprisonment for displaying Qu'ranic verses in his shop.

The Ahmadiyya Muslim Association (UK), has issued a statement strongly protesting against the ever increasing tactics of the Zia regime to intimidate this minority sect in Pakistan, and calls upon the civilized world to step up their moral pressure on the regime of Pakistan to make them refrain from such tyranny.

اپنے اندر انکسار پیدا کریں اور اپنی دعاؤں کا معیار اونچا کرتے چلے جائیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۷ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضورِ انور نے قرآنی آیت

ھو الّذی ارسل رسولہٗ بالھدٰی و دین الحق لیظھرہٗ علی الدّین کلّہٖ ولو کرہ المشرکون۔

کی تلاوت فرمائی اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں جس غلبہ کی پیشگوئی کی گئی ہے وہ صرف اسلام کا غلبہ نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا غلبہ ہے جو اسلام کے مظہرِ کامل تھے کیونکہ دین کے ساتھ رسول کا بہت گہرا تعلق ہے اور اس کے بغیر حقیقی دین دُنیا میں نافذ ہی نہیں ہوسکتا۔

حضور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ اس عظیم الشان غلبہ کے لئے ہم غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو چُنا گیا ہے کہ ہم اس غلبہ کو ساری دُنیا میں جاری کر کے دکھائیں گے اور اپنے وجود کا ہر حصہ اس غلبہ کی راہ میں لٹا دیں گے۔ اسی ضمن میں حضور نے بتایا کہ غلبۂ اسلام کی تیاری کی جو پہلی صدی ہے اس کے مکمل ہونے میں دو سال رہ گئے ہیں اور ہمارے لئے تیاری کے بہت زیادہ کام پڑے ہوئے ہیں جو براہِ راست اللہ تعالیٰ کے تسلط اور تقدیر کے بغیر نہیں ہوسکتے اس لئے اس غلبہ کے دنوں کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے انکسار پیدا کریں کیونکہ جب آپ اپنے وجود کو غائب کر دیں گے تو خدا اس خلاء کو اپنے وجود سے بھر دے گا اور آپ کی ہر کوشش میں خدا شامل ہو جائے گا۔ غلبۂ اسلام کی صدی کی تیاری کے لئے جماعت احمدیہ کو پیغام دیتے ہوئے فرمایا:

میرا پہلا پیغام یہ ہے کہ اپنے اندر انکسار پیدا کریں اور اپنی دعاؤں کا معیار اونچا کرتے چلے جائیں۔ ہر پہلو سے کامل عرفان کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ بات عرض کرتے رہیں کہ ہم حقیقت میں کچھ بھی نہیں اور سب کچھ تو نے دینا ہوگا۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی دعا کو لازم بنالیں اور ساتھ ساتھ استغفار بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ اسی ضمن میں حضور نے غلبۂ کی اس تیاری کے لئے صد سالہ جوبلی کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ صد سالہ جوبلی سے پہلے پہلے کلّیۃً ادا ہوجانے چاہئیں اور اس کے لئے اس سال کے آخر کو مط بنایا جائے۔

حضور نے صد سالہ جوبلی کے وعدوں کی ادائیگی کا موازنہ کرتے ہوئے مختلف جماعتوں کا فرمایا اور بتایا کہ جماعتِ احمدیہ برطانیہ بیرونی جماعتوں میں تناسب کے لحاظ سے آگے ہے جو تاریخی سعادت ہے اور اس میں سب سے زیادہ حصّہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادا بھی ہو چکا ہے۔ حضرت چوہدری صاحب کے وعدہ کی ادائیگی کا ذکر فرمایا کہ ان کو اس وعدہ کی ادائیگی کی کس قدر فکر تھی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی لیکن تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس کی ادائیگی کے سامان پیدا فرما دیئے اور پھر حضور نے فرما باتوں میں خدا کی طرف سے بڑے نشانات ہیں اور جماعت کے لئے حوصلہ افزائی ہے کہ خدا اپنی جماعت کے ایک ایک بندے کے دل پر نظر رکھتا ہے اور خوشخبری بھی ہے کہ اگر آپ خلوص کے معیار کو بڑھائیں تو خدا تعالیٰ ادائیگی کے سامان بھی پیدا فرما دے گا۔ اس سے پہلے یہ معیار نہیں تھا تو اب یہ معیار لے کر دوبارہ نئے ارادوں کے ساتھ اپنے خدا کے حضور وعدوں کی تجدید کریں کہ اے خدا! ہم سے جو سابقہ غفلت ہوئی ہے ہمیں اس کی معافی عطا آئندہ ہمیں توفیق بخش کہ تیری رضا کے مطابق اس وعدے کو اس سال کے اندر اندر پورا کرد اللہ تعالیٰ آپ کو وعدے پورے کرنے کی توفیق بخشے گا۔

(continued on page 9)

ZION, IL: Rehabilitation and Remodeling of the Mission House:

Interior

1. Existing doors and windows were removed and new doors and windows were installed (1st floor only).
2. Partition was constructed to separte the mens area from the ladies area. Prior to the construction of this wall, the two areas were separated by a curtain.
3. Office area near the foyer was constructed with built in book shelves.
4. Bathroom facilities were updated (however, the plumbing still needs a correction made for low water pressure).
5. New carpeting was installed throughout the entire first floor.
6. Entire first floor ceiling was lowered with removal of the existing fixtures and installation of new flourescent fixtures and ceiling audio speaker units.
7. Natural toned paneling was installed throughout the first floor area to include the foyer, mens bathroom and office area.
8. New floor covering was installed in the kitchen, however, baseboard trim still needs to be installed.
9. Walls in the kitchen have been plastered and taped.

Exterior

1. All stairs and porch areas at the front of the building were covered with all weather carpet.
2. The grounds were temporarily landscaped with trees and shrubs removed.
3. Exterior walls were painted and trimmed/cracks were patched.
4. New roof was built.
5. Gutters were installed.
6. Side and rear stairs were built and existing stairs were repaired.

INTERNATIONAL ASSOCIATION OF ARCHITECTS AND ENGINEERS (IAAAE)

APPROVAL:

Hazrat Khalifatul Masih has very kindly approved the election of the following office bearers of International Association of Architects and Engineers, USA after the recommendation of the central body of the Association.

Manzoor Rahman — President
Syed Sharif Ahmad — General Secretary

Membership and Registration Renewal for Architects & Engineers

All Ahmadi architects and engineers are requested to send their names and addresses along with their particulars to the undersigned as soon as possible. A separate registration form will then be mailed to each member for their formal registration.

In order to pursue the goals of the association under the blessed guidance of Hazrat Khalifatul Masih IV, your cooperation is extremely important. IAAAE Monthly newsletter will soon be started which will keep you updated with day to day activities and achievements of the association. 2Insha Allah.

Manzoor Rahman
President IAAAE(USA)
8515 Bauer Drive, 24
Springfield, VA 22152

(From Page 14)

اسی طرح حضور نے بتایا کہ ساری دُنیا کی جماعتوں میں سب سے آگے بڑھنے والی جماعت جماعتِ احمدیہ غانا ہے۔ جو ملک اقتصادی لحاظ سے پیچھے تھا وہ مالی قربانی کے لحاظ سے دُنیا کی جماعتوں میں سب سے آگے بڑھ گیا ہے۔ اِس میں بھی ہمارے لئے تقویت کا پیغام ہے۔

اِس کے علاوہ حضور نے نئے برسرِ روزگار آنے والوں کو جن کو پہلے اِس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی انہیں بھی اور نئے احمدی ہونے والوں کو بھی غلبۂ دین کی تیاری کے لئے اِس مالی قربانی میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ کئی ایسے ممالک ہیں جہاں اِس تحریک کے بعد جماعت قائم ہوئی ہے۔ اِس لئے کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ اِس سَو سالہ جشن تک ہمارے وعدہ دہند سَو ممالک ہو جائیں۔ شعبۂ مال جائزہ لے کہ کِن کِن ممالک میں جماعت ہے اور پھر اُن سے وعدہ لے کر اُن کو بھی اِس مالی قربانی میں شامل کرے۔

آخر میں حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔